

19

مستشرق



مدحتِ سرور

(شاعر کا انیسواں ¹⁹ اردو مجموعہ نعت)

راجا رشید محمود

مکتبہ ایوانِ نعت رحٹو

مدحت سرور

شاعری:

راجا شہید محمود

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور

صدر ایوان نعت رجسٹرڈ

چیئر مین سید جویریہ نعت کونسل

شہناز کوثر

پروف خوالی:

کیونٹنگ لڈ پرائیویٹ لک: مئی گرافکس-5۔ حسن جمیر عقب مراد قطب الدین ایک نیوا نرگلی

لاہور۔ فون: 7230001

نیو فائن پرنٹنگ پریس لاہور

طاعت:

اتلہر محمود

نگرائی:

اگست 2002

اشاعت اول:

100 روپے

ہدیہ:

راجا اختر محمود

ناشر:

مکتبہ ایوان نعت رجسٹرڈ

اتلہر منزل۔ نیو شمال مارکاٹا کوئی ملتان روڈ لاہور

فون: 7463684

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَاٰلِهِمْ وَسَلَّمَ

مدحت سرور

(میرا-19-والا اردو مجموعہ نعت)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ۱۹ حروف کی نسبت سے

اُس ہستی کے نام

جو ۱۹ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ کو واصل بحق ہوئی

میری بیگم

مغفورہ نسرین اختر

اختصار

صفحہ ۱۱	درِ صلی اللہ کا پاتے ہیں روز و شب شرف	نعت نمبر ۱
صفحہ ۱۲	دیکھیے ملتا ہے دیو مصطفیٰ کا کب شرف	
صفحہ ۱۳	جو رکھا نعت کا دیوان لا کر	نعت نمبر ۲
صفحہ ۱۴	کھٹے کر دیے ارمان لا کر	
صفحہ ۱۵	بندہ و رب کی ملاقات نہ دیکھی نہ سنی	نعت نمبر ۳
صفحہ ۱۶	ایسی تو اور کوئی بات نہ دیکھی نہ سنی	
صفحہ ۱۷	دھیان شان کا یا آن بان کا کیوں ہو	نعت نمبر ۴
صفحہ ۱۸	خیال نعت میں زور بیان کا کیوں ہو	
صفحہ ۱۹	ماسوا نعت کئے صدا کیسی	نعت نمبر ۵
صفحہ ۲۰	اور کسی شخص کی ثنا کیسی	
صفحہ ۲۱	اظہار کی دی رب نے جو مظہر کو اجازت	نعت نمبر ۶
صفحہ ۲۲	کیا خوب تھی اک آئند پیکر کو اجازت	
صفحہ ۲۳	خدا نے یوں مرے اسلام کے اعلان کو جانچا	نعت نمبر ۷
صفحہ ۲۴	درو پاک کی تکبیر سے ایمان کو جانچا	
صفحہ ۲۵	ہے کوئی ایسا بھی بدست جہاں	نعت نمبر ۸
صفحہ ۲۶	میرے آقا ﷺ کی نہیں رحمت جہاں	
صفحہ ۲۷	طیب ہے قرینہ کہ ہیں حضرت ﷺ یہاں	نعت نمبر ۹
صفحہ ۲۸	شاعلی مدحت ہوئی فطرت یہاں	
صفحہ ۲۹	راہ حکمت سے کیا بڑپا نیا اک انقلاب	نعت نمبر ۱۰
	لائے دنیا میں جناب مصطفیٰ ﷺ اک انقلاب	

مضامین اور بھی ہیں بیسیوں پر مجھ سے کیا مطلب
مرے نزدیک تو بس شاعری ہے مدحت سرور ﷺ

۲۸ صفحہ تمازت حشر میں کیسی بھی ہو خورشید رشتاں میں
ہمیں کیا ہم تو ہوں مے مصطفیٰ ﷺ کے ظل دامان میں
۲۹ صفحہ نظر آتا ہے جو رحماں میں اور محبوب رحماں ﷺ میں
۳۰ صفحہ سمجھتا اس تعلق کا نہیں انسان کے امکان میں
۳۱ صفحہ یہ دعا ہے مصطفیٰ ﷺ ہو جائیں پُرسانِ حیات
چاک ہوتا جائے گا دہنہ گریبانِ حیات
۳۲ صفحہ مدح بیغیر ﷺ کیے جاتے ہیں دورانِ حیات
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"
۳۳ صفحہ مصطفیٰ ﷺ کے در پہ جو آفتابِ حال آیا نظر
آئے نیازِ رنج و اندوہ و ملال آیا نظر
۳۴ صفحہ ذکرِ اسرا کا کروں تو بس کروں گا اس قدر
دو کمانوں سے قرین حق اور بے حق مگر ﷺ
۳۵ صفحہ کیوں نہ ہو لب پر بیان معرفت
آقا و مولا ﷺ ہیں جان معرفت
۳۶ صفحہ دریائے لطفِ رب کی یہ جو ہیں روانیاں
مدّاحِ حضور ﷺ کی ہیں قدردانیاں
۳۷ صفحہ نعتِ سرور ﷺ میں کہاں ہیں ذہن کی درخزیاں
۳۸ صفحہ ہیں فکرتِ میرے عقود کی نشاۃ انگیزیاں
۳۹ صفحہ ہر اک بات آقا و مولا ﷺ کی ہے الہام پر مبنی
۴۰ صفحہ ہر ارشاد ان کا ہے اللہ کے پیغام پر مبنی
۴۱ صفحہ نبی ﷺ کے دم سے ہے ہر غلو و درگزر کا وجود
۴۲ صفحہ اسی سے حشر میں ہے لطفِ کارگر کا وجود

صفحہ ۴۶

دور حضور ﷺ پہ میں جب بھی باریاب ہوا
۴۷ صفحہ برے تمام مصائب کا سبب باب ہوا
۴۸ صفحہ ہے رنگ و بوئے مدینہ میں رنگ و بوئے بقا
۴۹ صفحہ اسی لیے تو نہیں کرتا ہوں آرزوئے بقا
۵۰ صفحہ پائے کوئی نبی ﷺ کی اگر چشم التفات
رکھے ہمیشہ پیشِ نظر چشم التفات
۵۱ صفحہ جو خوش نصیب شہرِ بیہرہ ﷺ میں مگر گئے
میرزاں پر گئے تو وہ با تڑو و فر گئے
۵۲ صفحہ سورج سے بھی دور رہا سایہ بھد ادب
۵۳ صفحہ وہ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ نہ آیا بھد ادب
ان سے پوشیدہ نہیں ایک بھی منظرِ دل کا
۵۴ صفحہ حال سب جانتے ہیں سید و سرور ﷺ دل کا
۵۵ صفحہ قدم کا رخ مدینے کی طرف اذوقِ بجا دل میں
۵۶ صفحہ حضوری کی تمنا میں در آئیں برلا دل میں
کچھ اور میں نے کہا بھی نہیں سنا بھی نہیں
۵۷ صفحہ سوائے نعت کے کچھ مجھ کو سوجھتا بھی نہیں
۵۸ صفحہ ہوں دور میرے کعبت و رادبار جیتے جی
دیار ہو عطا مجھے سرکار ﷺ جیتے جی
۵۹ صفحہ نبی ﷺ سے جو ہو سائلِ بہشتِ جنت
۶۰ صفحہ وہ خوشِ بہشت ہے واصلِ بہشتِ جنت
یا آؤ میرے گھر کی طرف یا مجھے بلاؤ
۶۱ صفحہ طیبہ میں چلنے والی سکینتِ فزا ہواؤ

نعت نمبر ۲۱

نعت نمبر ۲۲

نعت نمبر ۲۳

نعت نمبر ۲۴

نعت نمبر ۲۵

نعت نمبر ۲۶

نعت نمبر ۲۷

نعت نمبر ۲۸

نعت نمبر ۲۹

نعت نمبر ۳۰

نعت نمبر ۳۱

صفحہ ۶۱ ربیعہ سرکار ﷺ کی ہر اک صدی ہے معترف
 ہر زمانے کا کمال آگئی ہے معترف
 صفحہ ۶۲ نعت جو مجھ سے ہو شایان مقام محمود
 صفحہ ۶۳ تو پکاریں مجھے معشر میں ثنا خوان مقام محمود
 صفحہ ۶۵ عیاں نور ازل سرکار ﷺ کے رونے سے ہوتا ہے
 صفحہ ۶۶ کہ پردہ دار ظاہر بھی اسی پردے سے ہوتا ہے
 صفحہ ۶۷ نبی ﷺ کو کر دیا دنیا کا سوا حق تعالیٰ نے
 صفحہ ۶۸ کیا جو "اَذُنٌ مَّعِیَیْ" کا تقاضا حق تعالیٰ نے
 صفحہ ۶۹ جو لوگ شہر نبی کریم ﷺ میں آئے
 صفحہ ۷۰ وہی حدود مذاق سلیم میں آئے
 صفحہ ۷۱ عکس طیبہ کا معتبر منظر
 صفحہ ۷۲ دیکھتا ہوں یہ اپنے گھر منظر
 صفحہ ۷۳ آقا ﷺ کی توجہ ہو اگر میری طرف بھی
 صفحہ ۷۴ اللہ کی ہو جائے نظر میری طرف بھی
 صفحہ ۷۵ وہ ہیں اقدم ہر ایک ادم سے
 صفحہ ۷۶ نور سرور ﷺ تھا پہلا آدم سے
 صفحہ ۷۷ مدینے سے ہے امیر وفا نویر وفا
 صفحہ ۷۸ رسا ہوا جو وہاں وہ ہے مستفید وفا
 صفحہ ۷۹ آیا اقبال اور گمان گئے
 صفحہ ۸۰ عرش پہ بسب وہ مہمان گئے
 صفحہ ۸۱ بحر رحمت کی ہے دریائے سخا کی ذات ہے
 صفحہ ۸۲ جس سے ہے سیراب دنیا مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے

صفحہ ۷۸

صفحہ ۸۰

صفحہ ۸۱

صفحہ ۸۲

صفحہ ۸۳

صفحہ ۸۶

صفحہ ۸۸

صفحہ ۹۰

صفحہ ۹۲

صفحہ ۹۳

نعت کہنے میں جسے ملتی ہو اکثر ترجیح
 شہر میں دیں نہ فرشتے اسے کیونکر ترجیح
 خاکسب طیبہ سے درخشاں ہوئے ماہ و خورشید
 روشن اس طرح سے یکساں ہوئے ماہ و خورشید
 ذکر سرکار ﷺ کا بلواتے ہیں سادون آنسو
 جب بہاتے ہیں عتادل سر گلشن آنسو
 ملائک ان کا رہیں گے نہ معشر میں بھرم کیسے
 نہ ہو گا منظر مقام سرور ﷺ کا مادم کیسے
 زاجر روضہ کو دیکھا تو ملائک نے کہا
 زندہ انسان ابھی تصویر بھی ہو سکتا ہے
 رخش تخیل مدینے کو چلائے جب بھی
 نعت کہتا ہے وہ گونے سے بندھا ہے جب بھی
 ز راو لطف شہ قشقم ﷺ نے دیکھا ہے
 تو مجھ کو خلد بریں کی مٹم نے دیکھا ہے
 منفرد ہے مہرے نبی ﷺ کی صفت
 یہ صفت ہے خدا رسی کی صفت
 جو تھا شہر نبی ﷺ کے کارخ و گور میں
 وہی حسن آیا میری عینگو میں
 خیال و فکر کی پاکیزگی ہے محبت سرور ﷺ
 جو سوچو تو خدا کی بیرونی ہے محبت سرور ﷺ

صفحہ ۸۸

صفحہ ۸۹

صفحہ ۹۰

صفحہ ۹۱

صفحہ ۹۲

صفحہ ۹۳

صفحہ ۹۴

صفحہ ۹۵

صفحہ ۹۶

صفحہ ۹۷

درس ۱ شرف

درود صَلَّی اللہ کا پاتے ہیں روز و شب شرف
 دیکھیے ملتا ہے دید مصطفیٰ ﷺ کا کب شرف
 اپنے کھیلوں میں آقا ﷺ کی سخاوت گاہ سے
 پا چکے ہیں نور کا مہر و مہ و کوب شرف
 اور متلاشی ہو کس جاہ و حشم کے دوستو!
 مل گیا ہے حاضریٰ در کا تم کو جب شرف
 ہم مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے اور مفت میں
 پا گئے ہیں امتی ہونے کا سب کے سب شرف
 اپنے آقا ﷺ پر درود پاک کا اور نعت کا
 کرتے ہیں حاصل شانہ روز میرے لب شرف
 آخری اعزاز و منصب چاہیے محمود کو
 اس کو تدفین مدینہ کا ملے یا رب! شرف

خادمِ نعت ہو گئے محمود
 یہ صفت ہے کسی کسی کی صفت

مذمتِ رسول ﷺ

جو رکھا نعت کا دیوان لا کر
 اکٹھے کر دیے ارمان لا کر
 عجب عظمت عطا کی کبریا نے
 نبی ﷺ کو عرش پر مہمان لا کر
 من و عن ہم کو محبوب خدا ﷺ نے
 دیا رب کا ہر اک فرمان لا کر
 مدینے میں جو ہوں میں کیا کردوں گا
 دارم سے لالہ و ریحان لا کر
 نبی ﷺ نے زندگی آسان کر دی
 ہر اک دکھ درد کا درمان لا کر
 تیش دیکھ اصحابِ نبی ﷺ کا
 پھرا کوئی کہاں ایمان لا کر

نہیں اُن ﷺ کے سوا ممدوح کوئی
 مرے ہاتھوں میں دو قرآن لا کر
 نبی ﷺ کے عاشقوں ، خوش قسمتوں نے
 دیر آقا ﷺ پہ رکھی جان لا کر
 کروں گا نعت کی تکمیل آخر
 درود پاک کا عنوان لا کر
 ہٹائے نعت کے رستے سے کوئی
 تو کچھ محبت کوئی بُراں لا کر
 لحد میں میری رکھ دینا عزیزو!
 نعتِ حضرت حسنؑ لا کر
 مجھے جانا ہے پھر واپس مدینے
 جہاں سے رکھا ہے سامان لا کر

بندہ و رب کی ملاقات نہ دیکھی نہ سنی
ایسی تو اور کوئی بات نہ دیکھی نہ سنی
لامکاں جائے ملاقات چنی خالق نے
یہ تواضع یہ مدارات نہ دیکھی نہ سنی
روبرو ہاتھیں ہویں باہمی دلچسپی کی
چاہتوں کی یہ علامات نہ دیکھی نہ سنی
ماسوا شہر پیہر ﷺ کے خدا کے گھر کے
حُسن انوار کی برسات نہ دیکھی نہ سنی
اُن کے در پر جو گیا اس نے مرادیں پائیں
یہ سخاوت ہو کہ خیرات نہ دیکھی نہ سنی
لطف و اکرام پیہر ﷺ کے میں صدقے جاؤں
دشمنوں پر بھی مدارات نہ دیکھی نہ سنی

دامنِ غفو میں ڈھانپا ہے گنہگاروں کو
ایسی اُطاف کی بہتات نہ دیکھی نہ سنی
دیدِ روضہ کو بھی ٹھہرایا زیارت اپنی
ایسی تو طرزِ عنایات نہ دیکھی نہ سنی
نسل اور رنگ کی تفریق مٹائی جیسے
یہ روایت یہ مساوات نہ دیکھی نہ سنی
معفرت یوں کہ شفاعت تھی گنہگاروں کی
ایسی تو وجہ وجوہات نہ دیکھی نہ سنی
آپ مالک بھی کسی اور کی مرضی چاہے
یہ ہے وہ صورتِ حالات نہ دیکھی نہ سنی
نعت محمود کے ہونٹوں پہ رہی ہے اکثر
ایسی تطہیر خیالات نہ دیکھی نہ سنی

دھیان شان کا یا آن بان کا کیوں ہو
خیال نعت میں زور بیان کا کیوں ہو
نبی ﷺ کو مانیں تو پنہیں خدائے برحق تک
سوائے طیبہ نشاں بے نشان کا کیوں ہو
جسے بلائیں حضور ﷺ آپ شہر طیبہ میں
وہ زیر بار کسی کاروان کا کیوں ہو
زبان عجز میں آقا ﷺ سے جو کرے باتیں
تکلف اُس کو کسی ترجمان کا کیوں ہو
کروں جو دل کی لگی کا بیان طیبہ میں
تو شاہد بھی کہیں داستان کا کیوں ہو
ہو جس کا منتظر بھی رمیزبان بھی خالق
سوا نبی ﷺ کئے کوئی ایسی شان کا کیوں ہو

درد پاک نہ جس کی زبان پر چلے
کوئی بھی ہو وہ ہرے خاندان کا کیوں ہو
وظیفہ اسم نبی کریم ﷺ کا جو کروں
تھوڑ اور کسی گیان دھیان کا کیوں ہو
گدائے شہر پیبر ﷺ اگر کہیں مجھ کو
تو ہوکا مجھ کو کسی آن بان کا کیوں ہو
نبی ﷺ کے شہر میں موت آنا ہے یہی بختی
یہاں پہ آ کے مجھے دھیان جان کا کیوں ہو
رہے جو حشر میں سر پر درد کا سایہ
تو خیال اور کسی سائبان کا کیوں ہو
روہ محبت سرکار ﷺ پر چلیں تو رشید
زبان پہ حرف کوئی بھی تکان کا کیوں ہو

ماسوا نعت کئے صدا کیسی
اور کسی شخص کی شادی کیسی
ہو نہ اسلوبِ رب اگر رہبر
مدح محبوبِ کبریٰ شہید کیسی
پر لگا کر درودِ سرور ﷺ کے
مکان تک گئی دعا کیسی
نے دل کوئی خبر تو دے
شہر طیبہ کی ہے فضا کیسی
منگت آقا ﷺ کا ہو کے دیکھ ذرا
بڈل ہے کس قدر عجب کیسی
عجزی ہے یہاں شہرِ آذر
شہرِ سرکار ﷺ میں آنا کیسی

دیکھ لو جا رہا ہوں جنت کو
ان کے مدائن کو سزا کیسی
میرے آقا ﷺ نے بیتِ مقدس میں
کی نبیوں کی اقتدا کیسی
ماسوائے درِ حبیبِ خدا
اور کسی درِ چہرۂ التجا کیسی
ناصرِ معصیت شعار ہوئی
رحمتِ شاہِ دوسرا شہید کیسی
گود میں جاؤ گے تو دیکھو گے
خاکِ حلیہ میں ہے وفا کیسی
ہم جو سوچیں تو ان کی باتیں ہیں
اپنی محمود رہنما کیسی

اظہار کی دی رب نے جو مظہر کو اجازت
کیا خوب تھی اک آئندہ پیکر کو اجازت
بخشش کی سفاکش وہ کریں جس کی بھی چاہیں
اللہ نے دی اپنے پیبر ﷺ کو اجازت
حتانہ کا رگریہ بھی نہ مٹھی تھا کسی سے
پھر دی گئی گویائی کی کنکر کو اجازت
آتا ہے وہ قدیم پیبر ﷺ کی طرف سے
سرکار ﷺ نے دی ہے شہِ خود کو اجازت
عظمت سے شرف یاب پیبر ﷺ نے کیا ہے
جھکنے کی عطا ہو گئی جس سر کو اجازت
دے رکھی ہے میرے لیے طیبہ میں نبی ﷺ نے
منظر کو اجازت پس منظر کو اجازت

دیکھے وہ نظر بھر کے درِ سرور دیں ﷺ کو
اکبر کو اجازت ہے نہ اصغر کو اجازت
ہوتا رہے دیدارِ مدینہ سے شرف
سرکار ﷺ نے دے رکھی ہے احقر کو اجازت
میرے لیے وہ خاکِ مدینہ کو اڑا دے
دیں سرور کو نبی ﷺ جو صرصر کو اجازت
نغات وہ گائے گا پیبر ﷺ کی ثنا میں
محشر میں ملے گی جو سُخُور کو اجازت
مصروف ہیں سب رُزِ دروِ نبوی ﷺ میں
سرکار ﷺ نے دی ہے ہرے گھر بھر کو اجازت
ہو سایہِ قلن روز وہ محمود کے سر پر
فرمائیں نبی ﷺ نعلِ مظہر کو اجازت

خدا نے یوں مرے اسلام کے اعلان کو جانچی
 درودِ پاک کی تکثیر سے ایمان کو جانچا
 نظر آیا ہے ”مَا يَنْظُرُ“ ”فَتُزِيلُ“ بھی نظر آیا
 کلام رب پڑھا تو مصطفیٰ ﷺ کی شان کو جانچا
 رسولِ پاک ﷺ کی عظمت پر کھنے کے لیے میں نے
 خدا نے جو لیا نبیوں سے اُس پیمان کو جانچی
 نظر آیا مجھے انسانیت کی بہتری کرتا
 جو ارشاداتِ سرور ﷺ میں کبھی انسان کو جانچی
 ہوا معصومؑ بُلواتا تھا وہ خدامِ سرور ﷺ کو
 بغور و خوض جب آوازہٗ رضوان کو جانچی
 قصائد میں نے عدمِ بُصیرت کے پڑھے دل سے
 عقیدت سے نعتِ حضرت حسنؑ کو جانچی

اسے پایا گدایانِ نبیؐ پاک ﷺ کی صف میں
 کسی نے جب کسی بھی صاحبِ عرفان کو جانچا
 تو پھر ”صُحُفِ عَظِيمٍ“ آقا و مولا ﷺ کو بنا بھیجا
 خدائے پاک نے جب صُحُف کے بحران کو جانچی
 یہی پایا کہ اس میں ہے مدحِ سرورِ عالم ﷺ
 جو ہم نے ربِّ عالم کے ہر اک فرمان کو جانچا
 جو باندھا تھا ولید ابنِ مُغیرہ نے پیہر ﷺ پر
 خدا نے ”الْقَلَمُ“ سورہ میں اُس بہتان کو جانچا
 یہ دیکھا میں نے کتنے نعت کے مجموعے لکھے ہیں
 جو محشر کے سفر کے واسطے سامان کو جانچی
 بہت تخلیق و تحقیق مدحِ مصطفیٰ ﷺ یوں کی
 دلِ محمود نے پہلے سے ہر امکان کو جانچی

ہے کوئی ایسا بھی بد قسمت جہاں
میرے آقا ﷺ کی نہیں رحمت جہاں
شہر اک ایسا ہے دنیا سے الگ
ہے تیمر ﷺ کا در دوست جہاں
ذکر ہے اُس شہر کا ب پر کہ ہے
سکھ جہاں آرام و راحت جہاں
وہ حرم مکہ کا یا طیبہ کا ہے
ہو نہیں سکتی رسا خلعت جہاں
بورے پر دو کھجوروں کا راز
دست بستہ ہے ہر اک ثروت جہاں
میرا گھر محمودؑ ہے صوت گھر
ہے عقیدت کی ہر اک حُجّت جہاں

صیبہ ہے قریہ کہ میں حضرت ﷺ یہاں
شاعِل مدحت ہوئی فطرت یہاں
شائقِ جنت! مدینے میں پہنچ
ہر قدم پر دیکھو سو جنت یہاں
عرشِ حق اور قریہٴ محبوب حق ﷺ
اُس طرف معنی ہے اور صورت یہاں
عظمتِ شہر تیمر ﷺ دیکھیے
عالم کثرت میں ہے وحدت یہاں
ذکرِ رفعت ہے ہرے سرکار ﷺ کا
منطبق ہو گی ہر اک آیت یہاں
خُلدِ خود شہرِ نبی ﷺ میں آئے گی
ہو اگر محمودؑ کی رحلت یہاں

راہِ حکمت سے رکھ کر پُر نیا اک انقلاب
 لائے دنیا میں جنابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اک انقلاب
 دو کھجوریں نامور تاجر کا کھانا رات کا
 سرِ عرش اور بچھونا بوریہ = اک انقلاب
 حرفِ تعیماتِ محبوبِ خدا ﷺ کے فیض سے
 زندگی میں پا چکے ما و شہ اک انقلاب
 جو مرے آقا ﷺ تریبہٴ سل فرماتے رہے
 دانش و حکمت سے تھا ہر فیصلہ اک انقلاب
 کای پٹی آپ ﷺ کے حرفِ بصیرت کے طفیل
 لایا آقا ﷺ کا ہر آئین وفا اک انقلاب
 واقعہٴ سیرت سرکار ﷺ پڑھنے سے مدد
 خلقِ آقا ﷺ سے جہاں میں آگیا اک انقلاب

اول تحقیق ہیں وہ آخری پیغام بر
 ابتدا اک انقلاب اور انتہا اک انقلاب
 خالق و مالک نے اُنس و الفتِ محبوب ﷺ میں
 لوحِ محفوظِ محبت پر لکھا اک انقلاب
 ان کے نعبینِ مُقدس کی شرفِ انگیزیں
 لایا ہے سرکار ﷺ کا ہر نقش پا اک انقلاب
 مضمر اوصافِ خلاق جہاں تھا آئندہ
 اور کیا تھا آئندہ؟ تھا آئندہ اک انقلاب
 ایک سے گیرہ سنِ جبری کے سب محبت میں
 پایا دنیا نے بہرِ صبح و مسا اک انقلاب
 اب بھی ہم محمودِ اس رستے پہ چل کر دیکھ لیں
 ہے پیہر ﷺ کی اطاعت کا صلہ اک انقلاب

تمازت حشر میں کیسی بھی ہو خورشید رخشاں میں
 نہیں کی، ہم تو ہوں گے مصطفیٰ ﷺ کے ظلِ دامان میں
 پیمر ﷺ کی محبت اور الفیض شہرِ طیبہ کی
 بجائے خوں رواں ہے میرے ہر تارِ رگِ جاں میں
 تصور میں طوافِ روضہٴ سرور ﷺ کیے جاؤں
 سبق میرے لیے ہے گردشِ گردونِ گرداں میں
 رسولِ خالقِ عالم ﷺ کی رحمت کا اثر دیکھا
 نگوں سر میں، نگاہِ عجز میں، دستِ پیشیوں میں
 رسوبِ پاک ﷺ کی مدد کئے جن سے لفظ بنتے ہیں
 کبیریں وہ لگائیں رب نے دستِ منقبتِ غیاں میں
 یہ ہیں اور وہ نہیں احسانِ منہ آقا و مولا ﷺ
 یہی تفریق تو رکھی گئی انسان و حیوان میں

معاذِ اُس جگہ ہوں یا نہ ہوں گئیں مدینے کی
 چلا تو جاؤں نعمتوں کے تصدیقِ باغِ رضواں میں
 نقوشِ پائے سرور ﷺ کی ضیا بخشی کے کیا کہنے
 چمک ایسی کہاں مہرِ درخشاں، وہ تاباں میں
 ہے متمکن پیمر ﷺ کی محبتِ فضلِ خالق سے
 ”نظر میں‘ قلب میں‘ آنکھوں میں‘ تن میں‘ روح میں‘ جاں میں“
 جو قسمت ساتھ دے میرا تو باتیں اُن ﷺ کی گھر کر لیں
 ”نظر میں‘ قلب میں‘ آنکھوں میں‘ تن میں‘ روح میں‘ جاں میں“
 جمالِ گنبدِ خضرا کی ہیں رعنائیں داخل
 ”نظر میں‘ قلب میں‘ آنکھوں میں‘ تن میں‘ روح میں‘ جاں میں“
 نگاہِ لطفِ جب محمود کے سرکار ﷺ نے ڈالی
 فرشتوں کو، نظر کچھ بھی نہ آیا فردِ عصیاں میں

نظر آتا ہے جو رحماں میں اور محبوب رحماں ﷺ میں سمجھنا اس تعلق کا، نہیں انسان کے امکاں میں نبی ﷺ کی خاک پاؤں سے کہیں ارفع تریں نکلی بندگی کا تصوّر جو بھی تھا فکرِ سخداں میں لگا ہم کو کہ وہ نعتِ پیبر ﷺ گنگناتے ہیں پرندوں کے سنے جو چہچہ صبحِ گلستاں میں مدد بڑھ کر قیامت میں بھی کی سرکار ﷺ نے میری ندامت کی نمی پائی جو میرے اشکِ لرزاں میں کربِ حسنِ آقا ﷺ نے کہا ہے حسنِ سیرت کو بلاؤ و ابنِ یاسرؓ سا کہیں ہے یوسفستاں میں شکوہ و طُمرُاق و جاہِ آقا ﷺ کے گدا جیسا کہیں آیا نظر محمودؓ تم کو میر و سطاں میں؟

یہ دعا ہے مصطفیٰ ﷺ ہو جائیں پُرسانِ حیات چمک ہوتا جائے گا ورنہ گریبانِ حیات جو ہیں تیرے باعثِ تخلیق ان کو یاد کر گوشت ہے بزمِ دنیا میں یہ اعلانِ حیات روح و جاں میں نور یوں اترا نبی ﷺ کے شہر کا ہو گئی روشن ممری شمعِ فروزانِ حیات زندگی رب کی عطا کردہ ہے آقا ﷺ کے طفیل رب کرے ہو جائے سب لوگوں کو عرفانِ حیات رحمتِ سرور ﷺ سے اک مضمون پر ہیں مشتمل ساری منظومات سب اشعارِ دیوانِ حیات موت کا محمودؓ خواہشمند ہے طیبہ میں یوں ہو چکا ہے س کو عم رز پہنِ حیات

مدح پیغمبر ﷺ کی جاتے ہیں دورانِ حیات
 ”مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات“
 مشن بھی میری کتبِ زندگی کا نعت ہے
 اور یہی سرنامہ ابواب و عنوانِ حیات
 القبتِ خلاق و تخلیق پیہر ﷺ پر ہوا
 حسنِ ایقان وجود اور حسنِ ایقانِ حیات
 مان لو آقا ﷺ کے فرمودات و ارشادات کو
 مومنوں کے واسطے تو ہے یہ فرمانِ حیات
 یاد آقا ﷺ ذکرِ سرور ﷺ درد نامِ مصطفیٰ ﷺ
 موت ان کاموں میں آ جائے تو ہے آپ حیات
 محفظِ ناموسِ حبیبِ کبریا ﷺ ہے زندگی
 غازی علم الدین تھا بس مرتبہ دانِ حیات

ایک اک لمحہ نبی ﷺ کی مدح کا حامل ہوا
 مجھ پہ کچھ کم تو نہیں یارو! یہ احسانِ حیات
 رعرت و اصحابِ سرور ﷺ کی ثنا خوانی کروں
 کوئی تو ہو جائے مجھ سے کام شایانِ حیات
 زندگی پائی ہے جب ن کے وسیعے نے تو میں
 مدح خوانین پیہر ﷺ مدح خوانانِ حیات
 کیا ہیں امکاناتِ نعتِ سرور کوئین ﷺ کے
 سوچتا رہتا ہوں میں تا حدِ امکانِ حیات
 پائے گا پروانہ آزادی کا روضے کے قریب
 روح کا طائر کہ ہے محبوبِ زندانِ حیات
 خاکِ طیبہ اب کرم فرمائے گی محمود پر
 موت کی جانب نظر آتا ہے رُحجنِ حیات

مصطفیٰ ﷺ کے در پہ جو آشفتہ حال آیا نظر
 بے نیاز رنج و اندوہ و ملال آیا نظر
 وہ شفیع عصیاں ﷺ کا ہے در غفو و عطا
 زخم عصیاں کا جہاں پر راندل آیا نظر
 آقا و مولا ﷺ نے میری سب خطائیں بخش دیں
 میری پلکوں پر جو آب رافعال آیا نظر
 ہم وہیں تھہرے وہیں پر ہم نے دھرنا دے دیا
 الفت سرور ﷺ کا جس جا احتمال آیا نظر
 ہے تجف کرب و بلا بغداد اجیر و دمشق
 جس جگہ طیبہ کا کچھ رنگ جمایا نظر
 ہر نظام افراط و تفریط ضوابط کا شکار!
 وسن سرور ﷺ ہی میں حسن اعتدال آیا نظر

.. تب نظارہ کرنے کے ہوئی قبل نگاہ
 اہل کی پتلی میں جب رنگ ہلال آیا نظر
 وہ مزار آمنہ ہے وہ مزار فاطمہ
 یہ آقا ﷺ کا جہاں عکس جمال آیا نظر
 رب نظر آیا انھیں لاریب جن افراد کو
 "جلوہ محبوب رب ذوالجلال" آیا نظر
 تب ہوا قربان خرم ابن علیؑ پر جب اُسے
 "جوہ محبوب رب ذوالجلال" آیا نظر
 بے طلب محمود کو ہر چیز کرتے ہیں عطا
 اس کے ہونٹوں پر کبھی کوئی سوال آیا نظر؟
 بالیقین محمود کو مدح نبی ﷺ کرتے ہوئے
 عاجزی میں اور رجالت میں کمال آیا نظر

۱ ذکرِ اسرا کا کروں تو بس کروں گا اس قدر
دو کمانوں سے قرین حق اور نبیِ حق رُکھ ﷺ
میرے آقا ﷺ سا کوئی پایا کسی نے تو کہے
چھان نہیں اہلِ نظر نے سب تواریخ و سیر
مُحفلِ سرور ﷺ کے حاضر باش تھے حضرت اُمّیں
یوں زیارت کر نہ پائے تھے نبی ﷺ کی عمر بھر
روز یہ پرواز کرتا ہے نبی ﷺ کے شہر تک
طیرِ تحفیل اپنا جتنا بھی ہوا ہے خستہ پر
ان کی فرقت میں ہوا گریہ کناں سُوکھا تا
یہ برے سرکار ﷺ کا تھا ایک اعجازِ نظر
رحمتِ خالق نے گھیرے میں لیا اُس شخص کو
جو ہوا شیر نبی ﷺ کی ست سرگرم سفر

ہاں کے آگے جا کر جب زہاں کھلتی نہیں
تو زنی ہے اُس جگہ پر خامشی کو ہشام تر
ہو بقیعِ پاک کی مٹی ہری تدفین کو
یہ تمنا یہ دعا ہے مختصر سے مختصر
یہ روایت ہے کہ پیدا ہوتے ہی جبریل کو
”جلوہِ محبوب ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر“
وہ صحابہ ہیں جنہیں ایمان کی آنکھوں کے ساتھ
”جلوہِ محبوب ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر“
سچ ہے مجھ کو صحنِ کعبہ میں بھی دورانِ قیام
”جلوہِ محبوب ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر“
تر زباں محمودِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں کیوں نہ ہوں
جب ہوں اَلْعَاف و عنایاتِ نبی ﷺ سے بہرہ ور

کیوں نہ ہو ب پر بیان معرفت
آقا و مولا : میں جان معرفت
وہ کمال حسن ایقان پائے گا
جو ہوا ہے خوش گمان معرفت
جائزیں دس میں نبی کی یاد ہے
سر پہ چھایا سائبان معرفت
وہ تھا ممنون سرکارِ رب کا
جو بھی دیکھ رزدان معرفت
خاک ہے طیبہ کی عرفانِ آشنا
ہے ہر ک ذرہ نشانِ معرفت
حاضری آقا ﷺ کے در کی ہے نیب
خوش ہوں زیرِ آسمان معرفت

بس سے مل جائے گا خالق کا پتا
در ہے ان شیعہ کا آستانِ معرفت
آیا زیرِ پائے سرکارِ جہاں
جب بھی سنا ہے جہنِ معرفت
ہوں نہ گر سرکارِ شیعہ خود امداد گر
سخت ہے ہر امتحانِ معرفت
جادو طیبہ کا جو راسی ہو
طے کرے گا ہفت خوانِ معرفت
راتبارِ مصطفیٰ ﷺ سے ہو گئے
اولیاء اللہ ﷺ شانِ معرفت
دل میں محمود الفت سرورِ شیعہ
ہوں یکے ر بیرونِ معرفت

دریائے اُصف رب کی یہ جو ہیں روانیں
مدّاحیٰ حضور ﷺ کی ہیں قدردانیاں
سب پر درود و نعت بنے تسکینِ قلب ہے
یہ سب سرے حضور ﷺ کی ہیں مہربانیاں
رکتے ہو آنکھ تو چلو سرکار ﷺ کے نگر
ملتی ہیں بے نشاں کی وہیں پر نشانیاں
امکان ہی نہیں سرِ مُو انحراف کا
آقا ﷺ کی قلب و روح پر ہیں حکمرانیاں
خامہ بکھیرتا ہے گلِ مدحتِ رسول ﷺ
کیا ماسوا کے ذکر میں رنگیں بیانیاں
لب بارگاہِ سرورِ عالم ﷺ میں کب کھٹے
نم دیدہ آنکھ کرتی رہی ترجمانیاں

ہیں اہل بیتِ پاک کی اصحابِ پاک کی
آقا ﷺ کے اردگرد وفا کی کہانیاں
مجھ سے سنیں گے نعتِ سرِ حشرِ مصطفیٰ ﷺ
لائیں گی رنگِ میری وہاں خوش گمانیاں
اسرا کی رات ایک تو ظہر سی بات تھی ۱۱
مہمانیاں ادھر تو ادھر میزبانیاں
ہم کو ہے اعتمادِ درودِ حضور ﷺ پر
ہوں گی نصیبِ حشر میں بھی شادمانیاں
صدیقؑ و عم الدینؑ و مُریدِ حسینؑ نے
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پہ لٹائیں جوانیاں
حمود لڑکھڑایا تو تھا حضور ﷺ نے
کام آگئی ہیں اس طرح سے ناتوانیاں

نعت سرور ﷺ میں کہاں ہیں ذہن کی درخیزیاں
 ہیں فقط میرے مُقَدَّر کی نشاط انگیزیاں
 نام لیوا سرورِ عالم ﷺ کے اور خوں ریزیاں!
 اپنی بدامنیوں کی ہیں یہ آفت خیزیاں
 مدح آقا ﷺ میں کرم کا ذکر ہے جس جا وہاں
 احساساتِ محبت کی ہیں درد آمیزیاں
 فیضِ تعلیمِ رسولِ پاک ﷺ سے آئیں ہمیں
 بارگاہِ خالق و مالک میں سجدہ ریزیاں
 نعت میں جذباتِ دل کی ترجمانی ہے بہت
 کیا ضرورت ہے کہ اس میں بھی ہوں رنگ آمیزیاں
 عقل تک حیرت گُنوں دیکھی یہاں محمود نے
 شہرِ آقا ﷺ میں کہاں ممکن جنوں انگیزیاں

ہر اک بات آقا و مولا ﷺ کی ہے الہام پر مبنی
 ہر ارشاد اُن کا ہے اللہ کے پیغم پر مبنی
 محبتِ سرورِ کونین ﷺ کی ایمان ہے اپنا
 ہمارا دین ہے سرکارِ ﷺ کے احکام پر مبنی
 تقوٰہ میں دکھتے ہیں جو جنت کا محلِ آقا ﷺ
 وہ ہے قسّرِ عقیدت ہی کے شرف و بام پر مبنی
 ۱۱ کڑکھ کر دیکھ لیں ان کو جہاں والے کہ ہیں بے شک
 امامِ احکام آقا ﷺ کے رفہ عام پر مبنی
 صبحِ شہرِ محبوبِ خدائے پاک ﷺ ہوتی ہے
 مہمانتِ تیرگی پڑ اور شکستِ شام پر مبنی
 کرمِ محمود جس پر بھی ہے خلاقِ دو عالم کا
 وہ ہے سرکارِ ﷺ کے انعام پڑ اکرام پر مبنی

نبی ﷺ کے دم سے ہے ہر عضو و درگزر کا وجود
 اسی سے حشر میں ہے لطفِ کارگر کا وجود
 کلام حق کی وضاحت کو تو ضروری ہے
 رسولِ پاک ﷺ کے اقوالِ معتبر کا وجود
 نبی ﷺ کی رحمتوں کی اور شفقتوں کی خیر!
 برے قریب کہاں آ سکے گا ڈر کا وجود
 حضور ﷺ نے یہ کہا 'امتحان ہے مومن کا
 منال و مال کا' دولت کا 'سیم و زر کا وجود
 خدائے عَزَّوَجَلَّ نے حشر کے دن تک
 برائے معجزہ قائم رکھا قہر کا وجود
 حضور ﷺ ہوں گے نفسِ نفیسِ محشر میں
 خوش آیند اپنے لیے ہے تو اس خبر کا وجود

طیور فکر و تحفیل کے حُدیہ جاتے ہیں
 ضروری ان کے لیے کب ہے بال و پر کا وجود
 سفرِ مدینے کا ہو اور حضر وہیں پر ہو
 رہے اسی طرح قائم سفرِ حضر کا وجود
 وہاں پہ دل کا دھڑکنا بھی ہو گیا موقوف
 مَوَاجِہ پہ عدم ہو گیا نظر کا وجود
 درِ نبی ﷺ پہ جہاں بات ہو نہیں سکتی
 کمالِ حوصلہ افزا ہے چشمِ تر کا وجود
 مدینہ شہر ہے ایسا کہ اُس جگہ لوگو
 کسی نے آج تک پایا نہیں ضرر کا وجود
 نظر میں رکھے گا آقا ﷺ کی زندگی کو اگر
 ضرور پائے گا محمود بھی سحر کا وجود

در حضور ﷺ پر میں جب بھی باریاب ہوا
مرے تمام مصائب کا سبب باب ہوا
دروء جب بھی حضوری کی کیفیت میں پڑھا
یہ کام باعثِ رادفعِ اضطراب ہوا
اف سے ئی تک اک میں نے یہی سبق سیکھا
مرے حضور ﷺ کی الفت مرا نصاب ہو
نبی ﷺ کی چشمِ عنایت نے خُدا پہنچایا
سوال کب ہوئے کس دن مرا حساب ہوا
سرِ نشور جو مجموعے نعت کے رکھے
مرا رُمد مرا ہر صفحہ کتاب ہوا
طوافِ روضہ سرکار ﷺ نعت کی خدمت
خدا کے فضل سے پورا ہر ایک خواب ہوا

ہے رنگ و بوئے مدینہ میں رنگ و بوئے بقا
اسی لیے تو میں کرتا ہوں آرزوئے بقا
نبی ﷺ کی یاد پرستش خدا کی خلق سے خلق
انہی رنکات پہ قائم ہے آرزوئے بقا
ہوں پہ مدحِ حبیبِ خدائے عالم ﷺ ہے
لگائے بیٹھا ہوں ہونٹوں سے میں سبوئے بقا
جب راجعِ رسولِ خدا ﷺ نہیں کرتے
عبث ہے اہلِ زمانہ کو جستجوئے بقا
جو کوچہ ہائے مدینہ کو میں نے دیکھا ہے
سائے جاتے ہیں نظروں میں کاغذ و کوئے بقا
چہ ہوں شہرِ رسوبِ کریم ﷺ کو محمود
تو ہر قدم مرا اُٹھت رہا ہے سوئے بقا

پائے کوئی نبی ﷺ کی اگر چشم التفات
 رکھے ہمیشہ پیش نظر چشم التفات
 ہو گا ادھر سکون و صریت و قرر
 فرمائیں گے حضور ﷺ جدھر چشم التفات
 تم دل سے پوچھو یا تواریخ دیکھ لو
 رکھتی ہے اک عجب اثر چشم التفات
 سرکار ﷺ سے حساب و کتاب نشور میں
 کیا چھتا ہے مجھ سا بشر؟ چشم التفات!
 پرش کے روز کس نے کہا ہے اُنالہا
 یوں ہر طرف ہے گرم سفر چشم التفات
 محبوب رہبر دو جہاں ﷺ کی نگاہ پاک
 ہے شفقوں کے پیش نظر چشم التفات

نہ عزیز پر نہ کروں فخر کس سے
 پائی نبی ﷺ کی زندگی بھر چشم التفات
 سرکار ﷺ کی طرف سے کیا تاخیر کا سوال
 چاہیں تو تیرے قلب و نظر چشم التفات
 روشن شبانہ روز رہیں گے یہ حشہ نیت
 جب پچکے ہیں شمس و قمر چشم التفات
 سرکار ﷺ رجسٹر میں شرمندگی کی ہیں
 یوں ملتا ہے دیدہ تر چشم التفات
 ہیں ملک پر جو سایہ قلن ہے یقینیاں
 آقا حضور ﷺ ایک رادھر چشم التفات!
 محمود رکھ یقین کہ مل جائے گا تجھے
 مدحت سرائیوں کا شرم چشم التفات

جو خوش نصیب شہر بیکرہ میں مر گئے
میزان پر گئے تو وہ ہار کر و فر گئے
غافل رہے جو یاد نبی ﷺ سے تو جان و
بے فائدہ حیات کے شام و سحر گئے
آئے تو لائے امت عیسیٰ کی بخششیں
جس رات سیر عرش کو خیر البشر ﷺ گئے
پلٹے تو دوست بن چکے تھے وہ غفور کے
آقا ﷺ کی بارگاہ میں جو دیدہ ور گئے
پہنچے فضائے شہر نبی ﷺ کی گرفت میں
تو غم کے سارے مرحلوں سے ہم گزر گئے
جُلت مسافرت میں رہی اپنے ہم قدم
شہر نبی ﷺ میں جب گئے با چشم تر گئے

تتبع نعت و سیرت سرکار ﷺ کی کتب
لکھیں تو گویا ہم بھی کوئی کام کر گئے
ختم رُسل ﷺ کے آنے کی دیتے گئے فید
آقا ﷺ سے پہلے جتنے بھی پیغامبر گئے
قائم کریں گے بزم درود و ثنا وہاں
ان ﷺ کی نگاہ لطف سے جنت اگر گئے
مال و منال اور وسائل کا کیا سوال
ہم ان ﷺ کے ہاں دعاؤں کے ذریعہ اثر گئے
تسخیر کائنات کی ہیں یہ نشانیاں
اک بل میں عرش پر وہ شہ بحر و بر ﷺ گئے
الطاف مصطفیٰ ﷺ نے لپک کر اٹھا دیا
محمود ہم تو جب بھی اُس دلیلیز پر گئے

سرج سے بھی راہ سائے بعد وہ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ نہ آیا بعد ادب پہنچے جونہی حضور ﷺ کے روئے کے سامنے ہم نے سر نیز بھکایا بعد ادب مس شخص کو حقیقتوں کا کشف ہو گیا جس نے تصور ان ﷺ کا بنایا بعد ادب پاکیں بندیں رمی تقدیر نے سبھی سر جب مواجہہ میں بھکایا بعد ادب دیکھا فرشتوں نے کہ ہوں ناعت تو پھر مجھے پروانہ نجات تھمایا بعد ادب محمود ہم نے طیبہ میں آنکھوں کے راستے سرور ﷺ کو حال دل کا سنایا بعد ادب

ان سے پوشیدہ نہیں ایک بھی منظر دل کا حال سب جانتے ہیں سید و سرور ﷺ دل کا نصیب سرکار ﷺ کی مل جاتی ہے صورت اس کو لب پہ لاتا ہے کبھی ذکر جو احقر دل کا صرف لب پر ہی نہیں ذکر محبت ان ﷺ کا حال دیکھو تو یہی ہے پس منظر دل کا نعت کہتے ہوئے جس طرح میں خوش پھرتا ہوں حال ہے میرا اسی طرح سے اندر دل کا اس میں کیا نکلے گا سرکار ﷺ کی الفت کے سوا آپریشن جو کریں گے سر محشر دل کا ناز محمود کو برحق ہے یہی بختی پر ان ﷺ کی خدمت میں شرف یاب ہے محضر دل کا

قدم کا رخ مدینے کی طرف ذوقِ برجا دل میں
 حضوری کی تمنائیں در آئیں برملا دل میں
 رکھنا تعلیمِ آباء سے اک ایسا دائرہ دل میں
 نہیں الفت کسی غیر نبی ﷺ کی اک ذرا دل میں
 نہیں کشکولِ قلب بتلا میں کوئی عجائز
 جو الفتِ مصطفیٰ ﷺ کی ہے تو پھر ہو اور کیا دل میں
 انھیں انوارِ سرور ﷺ سے تعلق کچھ نہ کچھ ہو گا
 چھپا رکھا ہے جن لوگوں نے کوئی آئینہ دل میں
 کہو سودا تو ہے سر میں مدینے میں پہنچنے کا
 سودا کیا ہے؟ محبوبِ خدا ﷺ کا نقش پا دل میں
 میں ہنگامِ قیامت میں بھی پھٹ نعتیں سنوں گا
 بفضلِ حق کیے بیٹھ ہوں اک یہ فیصلہ دل نگاہ میں

رسالت پر قیامِ حشر پر توحیدِ خالق پر
 ہے یوں ایمان نہیں آتا ہے کوئی دوسرے دل میں
 کرو احکامِ سرور ﷺ پر عمل یارو تو پاؤ گے
 نظر میں روشنیِ مخلص کی نورِ صفا دل میں
 کرم ایسا ہے رب کا جس پہ سو سو شکر واجب ہے
 کہ آ سکتا نہیں کوئی نبی ﷺ کے ماسوا دل میں
 میں طیبہ میں رسا ہوں اور لب پر نعت کے نغمے
 نظر میں گنبدِ اختر ہے اور ہیں مصطفیٰ ﷺ دل میں
 ملے گا حشر میں رب سے قربہ رستگاری کا
 لبوں پر نعت بھی محمود ہو اور ہو وفا دل میں
 سوا نعتِ پیہر ﷺ کے نہ کچھ محمود پاؤ گے
 اگر ممکن تمھارے واسطے ہو جھانکنا دل میں

پہلے اور میں نے کہا بھی نہیں، سن بھی نہیں
 سوائے نعت کے کچھ مجھ کو سوجھتا بھی نہیں
 خدا کو سجدہ تو تعظیم اپنے آقا ﷺ کی
 سر عزیز کہیں اور تو جھکا بھی نہیں
 ہوں باوجود جرائمِ رہائی کا حسب
 سوا نبی ﷺ کے مجھے کوئی آسرا بھی نہیں
 صحابہؓ ان کے جو ہیں ان کے اہل بیتؓ جو ہیں
 کوئی بڑے سے بڑا ان کی خاک پا بھی نہیں
 جو ارتکابِ خطا و گنہ مجھ سے ہے
 تو عفوِ آقا و مولا ﷺ کی انتہا بھی نہیں
 ہمیں یقین ہے ملاقات میں تقرُّب کا
 کہ دو کمالوں کا تو کوئی فصد بھی نہیں

فضیلت آپ ﷺ کو ہر اک پہ دی ہے خالق نے
 برابر آقا و مولا ﷺ کے انبیاء بھی نہیں
 تلاشِ حق میں نہ جاؤں اگر مدینے کو
 تو سمجھو یہ کہ اسے دل سے ڈھونڈتا بھی نہیں
 رہیں نہ کیسے مصائب ترے تعاقب میں
 جو تیری جیب میں آقا ﷺ کا نقش پا بھی نہیں
 سوائے خالق ہر کائنات مالک کے
 کسی کا مدحِ پیہر میں رادعا بھی نہیں
 سکون دل کی حُلُب میں میں نعت کہتا ہوں
 سی لیے تو کوئی مرضِ مدح بھی نہیں
 حضور ﷺ کا ہوں کہ طاعِ رشید احمد ہوں
 چنانچہ زُہد مابوں سے ربط بھی نہیں

ہوں دور میرے کبت و ارادہار جیتے جی
دیدار ہو عطا مجھے سرکار ﷺ جیتے جی
دیکھے زمانہ میرے مُقَدَّر کی رفعتیں
رضعت مجھے ملے سر دربار جیتے جی
اسرا میں ہاتیں کیا سر قصر دُنا ہوئیں
ممکن نہیں کہ وا ہوں یہ اَسرار جیتے جی
جاتا رہا ہوں روضۂ اجنت میں بار بار
یوں راہِ خلد ہو گئی ہموار جیتے جی
مرہونِ مصطفیٰ ﷺ جو ہے ہر لمحہ حیات
ہو ان کے الفت کا پرچار جیتے جی
محمودِ قبر میں مرا کردار دیکھ
جذبوں کا کیسے کر سکوں اظہار جیتے جی

نبی ﷺ سے جو ہو سائل ہشت جنت
وہ خوش بخت ہے واصل ہشت جنت
ہوا شاملِ نعتِ سرکار ﷺ جب سے
میں تب سے ہوا حاصل ہشت جنت
جو حاصل ہو راہِ دیار نبی ﷺ سے
وہی تو ہے آب و گل ہشت جنت
جُبَل کی محبت کے باعث نبی ﷺ نے
اُحد کو کیا شمسِ ہشت جنت
دروود ان پہ آٹھوں پہر جب پڑھا ہے
خدا نے کیا قابلِ ہشت جنت
نبی ﷺ کا کرم ہشت پہلو ہے مجھ پر
میں محمود ہوں داخل ہشت جنت

یا آؤ میرے گھر کی طرف یا مجھے بلاؤ
طیبہ میں چنے والی سکینت فزا ہواؤ!
آئے گی استجاب کی آواز عرش سے
آقا ﷺ کا نام لے کے جو دستِ دعا اٹھاؤ
ہر اشک موتیوں کی طرح جگمگا اٹھے
مہجوری مدینہ میں آنسو اگر بہاؤ
گھیریں جو مشکلات و مصائب کبھی تمہیں
ایسے میں تم زباں پہ پیسیر ﷺ کا نام لاؤ
اسرا کی رات رب نے فرشتوں سے یہ کہا
آئینہ بندیاں کرو افدک کو سجاؤ
پاؤ گے کج گلاہیوں کو اپنے پاؤں میں
جب مانگنے کو جاؤ مدینے میں تم گداؤ!

اے عاصیو! حضور ﷺ کا دامن کشادہ ہے
اے غم زدہ! نظر میں ہو آقا ﷺ کی مسکراؤ
سمجھو تمہارے آپ نبی ﷺ رہنا ہوئے
بھٹکے ہوؤں کو سیدھا اگر راستہ دکھاؤ
جو چاہو جتنا چاہو وہ مانگو حضور ﷺ سے
آقا ﷺ کے در سے خالی نہ جاؤ گے بے نواؤ!
محشر میں اہتمام پذیرائی دیدنی
ہو گا تمہارا الفت سرور ﷺ کے آشاؤ!
جب تک پہنچ گیا نہ دیارِ حضور ﷺ میں
حجر نبی ﷺ کا دل میں بھڑکتا رہا الاؤ
محمودِ عاقبت کا اگر کچھ خیال ہے
پڑھ کر درودِ نامِ پیسیر ﷺ پہ سر جھکاؤ

رُتیبہ سرکار ﷺ کی ہر اک صدی ہے مُعترف
 ہر زمانے کا کمال آگئی ہے مُعترف
 حُسنِ انسانیت ﷺ کے لطف کا اکرام کا
 آدمیت کے سبب ہر آدمی ہے مُعترف
 میری محبوبِ خدائے لم یزلؑ کی شان میں
 گفتگو ہے مُعترف تو خامش ہے مُعترف
 نقشِ پائے مصطفیٰ ﷺ صَلَّی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کی
 انجم و شمس و قمر کی روشنی ہے مُعترف
 باغِ طیبہ کا تَظَرُّف ہے مُسَلَّم اس قدر
 ہر گل گلشن کے ساتھ اک اک کلی ہے مُعترف
 الفِ محبوبِ خدای و خلائق ﷺ کی قسم!
 مُعترف اَشْفَقَی وارثی ہے مُعترف

شہدِ اوراقِ تواریخ و سیر ہیں بے گماں
 صدقِ سرور ﷺ کا زمانہ واقعی ہے مُعترف
 یہ صفتِ تفویض کر دی ہے خدا نے آپ ﷺ کو
 رحمت و رافت کا ہر اک امتی ہے مُعترف
 چودہ صدیاں بعد بھی شانِ آپ ﷺ کی دیکھ ہی ہے
 ان کی عظمت کا زمانہ آج بھی ہے مُعترف
 بھیکتی ہے آنکھ لطفِ سرورِ کونین ﷺ پر
 ابوِ رحمت کی نگاہوں کی نمی ہے مُعترف
 بندہ سرکار ﷺ کی کنیا کی شوکتِ حَبْدًا
 شانِ ایسی ہے کہ قصرِ حُروی ہے مُعترف
 میرے آقا ﷺ کی امانت کا صداقت کا رشید
 ہر شناسا مُعترف ہر اجنبی ہے مُعترف

نعت جو مجھ سے ہو شایان مقام محمود
تو پکاریں مجھے محشر میں شہ خوان مقام محمود
ان کی عظمت تو تصور سے دور ہے بے شک
میرے سرکار ﷺ ہیں سطن مقام محمود
خُلد کی ساری بہاریں ہیں اسی کے دم سے
عرش ہے عرشہ ایوان مقام محمود
انبیاء پہلے سبھی امتیں ان کی ساری
دیکھتے رہ جائیں گے سب شان مقام محمود
یہ مقام آپ کا ایوان شفاعت ہو گا
یوں ہے ہر فرد پہ احسان مقام محمود
نعت پڑھنے کی سعادت یہ وہاں پائے گا
سے جو محمود سبق خوان مقام محمود

عیاں نور ازل سرکار ﷺ کے روضے سے ہوتا ہے
کہ پردہ دار ظہر بھی اسی پردے سے ہوتا ہے
شفاعت ہو گی آخر مرتبین کبار کی
سکون دل رسول پاک ﷺ کے وعدے سے ہوتا ہے
مرے ماتھے پہ ہے تحریر ہجر طیبہ اقدس
کہ رافض درد دل کا راز بھی چہرے سے ہوتا ہے
نیں قنل ہوں نبی پاک ﷺ کی اک ایک نسبت کا
سکینت کا اثر مجھ پر اسی ناتے سے ہوتا ہے
رسول پاک ﷺ کی ازواج کو اولاد کو دیکھو
کہ ظاہر حسن گلشن کے ہر اک پونے سے ہوتا ہے
عیاں محمود نعتوں سے ہوئیں کیفیتیں دل کی
تعلق آشکارا بات کے لہجے سے ہوتا ہے

نبی ﷺ کو کر دیا دنیا کا مولا حق تعالیٰ نے
 کیا جو "اَذْنُ رَمْلٍ" کا تقاضا حق تعالیٰ نے
 پیہر ﷺ کو عطا کر دی گئی کچھ ایسی یکتائی
 بنایا ثانی و ہمسر نہ سایہ حق تعالیٰ نے
 جو اپنا بھی ہے اُس کا اور ہے اس کے فرشتوں کا
 مسلمانوں کو بخش وہ ولیفہ حق تعالیٰ نے
 جسے الفت پیہر ﷺ کی عطا کی اس کو کر ڈالا
 نبی ﷺ کے شہر کا مفتون و شیدا حق تعالیٰ نے
 وہ ﷺ ہیں دیروز و امروز زمانہ کے لیے رحمت
 انہی کے۔ نام لکھ ڈالا ہے فردا حق تعالیٰ نے
 ہر اک تخلیق سے پہلے حبیب پاک ﷺ کا اپنے
 سر عرش مُعَلًی نام لکھا حق تعالیٰ نے

۱۳۸

دیا جو واسطہ اس کو نبی ﷺ کا تو کیا فوراً
 ہر اک اندوہ کا میرے مداوا حق تعالیٰ نے
 رضائے مصطفیٰ ﷺ کو ہر قدم پر اہمیت دے کر
 عطا فرمایا اک مفہوم و معنی حق تعالیٰ نے
 ہر آنے والے دن میں اور کر ڈالا ممرے دل میں
 نبی ﷺ سے انس و الفت میں اضافہ حق تعالیٰ نے
 مسلمانین زمانہ پر تفویض یوں دیا مجھ کو
 گدا محبوب ﷺ کا اپنے بنایا حق تعالیٰ نے
 چل ہوں چودھویں بار اب کے میں آق ﷺ کی خدمت میں
 نگاہ شہر مرور ﷺ سے وہ بخشا حق تعالیٰ نے
 کرم کی انتہا محمود پر کر دی کہ رکھی ہے
 ممرے دل میں مدینے کی تمنا حق تعالیٰ نے

جو لوگ شہر نبی کریم ﷺ میں آئے
وہی حدود مذاق سلیم میں آئے
لیوں پہ جن کے رہے ہیں درود کے نغے
وہ ظلی لطیف رؤف و رحیم ﷺ میں آئے
سر نشور کوئی ان سے پوچھ گچھ نہ ہوئی
گناہگار جو ان ﷺ کی گلیم میں آئے
جنہیں محبت محبوب کبریا ﷺ نہ ملی
براہ راست وہ نارِ جہیم میں آئے
جدیدیت کا نہیں دخل میری نعتوں میں
مجھے تو لطف ہی رنگ قدیم میں آئے
مدینے پہنچے تو محمود ہم سے عاصی بھی
حصہ طہ خدائے عظیم میں آئے

مس طیبہ کا معتبر منظر
دیکھتا ہوں یہ اپنے گھر منظر
سب مناظر حسین ہیں طیبہ کے
قدِ مصطفیٰ ﷺ ہے سر منظر
مسجد فتح اور قبا و احد
دیکھ شہر نبی ﷺ کا ہر منظر
کعبہ و مکہ بیدار ہیں کے
سب میں مہبوت دیکھ کر منظر
نورِ وہ پھوٹا ہے طیبہ سے
دیکھ سکتی نہیں نظر منظر
شب معراج ہوش کھو دیتا
دیکھ پاتا اگر بشر منظر

آقا ﷺ کی توجہ ہو اگر میری طرف بھی
 اللہ کی ہو چائے نظر میری طرف بھی
 خواہش یہ پختی ہے ہرے تجھ دل میں
 سرکار ﷺ کا ہو جائے گزر میری طرف بھی
 جب مانتا ہوں سرورِ عالم ﷺ کو معتمد
 کیوں ہو نہ رُخِ علم و ہنر میری طرف بھی
 کی آپ نے ہر اک کی مدد جس نے پکارا
 ہو ایک نظر شیرِ بشر ﷺ میری طرف بھی
 جاتے ہیں مدینے کی طرف اہلِ حجت
 سرکار ﷺ! ہلاوسے کی خبر میری طرف بھی!
 دیکھے گا زندہ مری قسمت کی ہندی
 اٹھی جو کہیں ان ﷺ کی نظر میری طرف بھی

وہ خاکِ مدینہ کہ جو ہے غایتِ ہینش
 وہ خاکِ دی گئی بھر میری طرف بھی!
 کنکر جو مدینے کے نگاہوں میں ہے ہیں
 کیوں رُخ نہ کریں لعل و گہر میری طرف بھی
 فرمائیں پیہرِ شہید ﷺ ہو توجہ تو نہ کیوں
 افکار و تحیل کے گہر میری طرف بھی
 آقا ﷺ! ہے کرم آپ کا مشہور زمانہ
 اہلِ عتایت کے ثمر میری طرف بھی
 آقا ﷺ! شبِ دیور تسلی کا ہدف ہوں
 کردار و عمل کی ہو سحر میری طرف بھی
 یوں نعتِ ہمہ وقت ہے محمود ہوں پر
 ہے لطفِ پیہرِ شہید ﷺ کی خبر میری طرف بھی

وہ ہیں اقدم ہر یک اقدم سے
نور سرور ^ص تھا پہلے ادم سے
کبریٰ روبرو نبی ^ص کے ہوا
رہ کے پوشیدہ چشم عالم سے
الفت ^ص ذوالجلال تھی ظہر
”اُذُنٌ مَّيْمَنِي“ کے خیر مقدم سے
ہم کو بلوایئے حضوری میں
لے نکلتی ہے چشم چڑ عم سے
لب تو طیبہ میں کھل نہیں پائے
عرض کی ہم نے چشم پر ہم سے
یو طیبہ میں اشک نکلے ہیں
انس ہے قطرہ ہائے شبنم سے

شعبہ اور نعت پڑھتا ہوں
میں گزرتا ہوں جب ^ص ^ص
درس کی ابتدا نبی ^ص نے کی
خانہ زید ابن ارقم ^ص سے
خدمت نعت کی علی توفیق
لطف و اکرام رب اکرام سے
میرے سرکار ^ص نے کہا کہ رہیں
مومن آپس میں ربہ چیم سے
حکم سرکار ^ص کے مصطفیٰ حیف!
کام کوئی نہ ہو سکا ہم سے
لذت کام طیبہ میں ^ص مہموا
ہے تمور اور آب زمزم سے

مدینے سے ہے اُمید وفاؑ لویہ وفا
 رسا ہوا جو وہاں وہ ہے مستقیم وفا
 ملیں جو رجبے سرکار ﷺ کی محبت میں
 تو اتباعِ پیغمبر ﷺ ہے صبحِ عید وفا
 وفا ضروری ہے احکامِ سرور دیں ﷺ سے
 کلیدِ جنتِ الفردوس ہے کلیدِ وفا
 مدینہ لطف و عطا کا کرم کا ہے مصدر
 کہ دیدِ شہرِ حبیبِ خدا ﷺ ہے دیدِ وفا
 وہاں سے واپسی ہے بے خودی محبت کی
 فضائے حبیبِ اقدس سے ہے کشیدِ وفا
 نبی ﷺ کے نام پہ جاں دینا ہے حیاتِ رشید
 شہیدِ حرمتِ سرکار ﷺ ہے شہیدِ وفا

آیا ایقان اور گمان گئے
 عرش پر جب وہ مہمان گئے
 شہرِ سرکار ﷺ کی طرف ہم بھی
 تا بہ عرفانِ نبی نشان گئے
 کبریا کو نبی ﷺ کے کہنے پر
 ہم تو دیکھے بغیرِ مان گئے
 جو تھے ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے میں
 سرفرو بعدِ امتحان گئے
 جن کا صیبہ میں ارتحال ہوا
 وہ تو دنیا سے کامران گئے
 پڑھتے محمودِ مصطفیٰ ﷺ پہ درود
 غلہ کو رب کے ہم زبان گئے

محر رحمت کی ہے دریائے سخا کی ذات ہے
جس سے ہے سیراب دنیا مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے
جن سے دنیا کی ہیں سب شادائیں رعنائیاں
صاحب اعزاز لؤلؤ لاکت کماۃ کی ذات ہے
جن کی عظمت اہل غلد و عرش پر روشن ہوئی
وہ شب ہاسرا امام الدنیا ﷺ کی ذات ہے
یا اکیں مکان میں ہے خدائے انس و جان
یا وہاں پر سرور ہر دوسرا ﷺ کی ذات ہے
کیوں نہ جتے آسمان و غلد و عرش و لامکاں
ذات حق کی یہماں جو مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے
ساعتیں قرب خدا کی جن کی ہمراہی میں تھیں
وہ صیب کبریا صل علی کی ذات ہے

خون بن کر ہے رگوں میں الفیت آقا ﷺ رواں
دل میں جو جلوہ نما ہے مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے
جن کے اخلاق حسین نے دل مسخر کر لیے
سرور دین شاہ توکین و دنا ﷺ کی ذات ہے
دنیا و عقبی میں میری یاد و امداد گر
یا خدا کی ذات ہے یا مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے
حق کو مٹوایا ہے جس ہستی نے سب لوگوں سے وہ
حق شناس و حق نگر اک حق نما کی ذات ہے
جن کے تیور دیکھ کر میزاں پہ ہوں گے فیضے
میرے حامی شافع روز جزا ﷺ کی ذات ہے
رشتہ اخلاص قائم جس سے ہے محمود کا
وہ مرے آقا ﷺ کے ہر مدحت سرا کی ذات ہے

نعت کہنے میں جسے ملتی ہو اکثر ترجیح
 حشر میں دیں نہ فرشتے اسے کیونکر ترجیح
 داغ انگشت نبی ﷺ رکھتا ہے وہ سینے پر
 وہ کو یوں ہوئی خورشید جہاں پر ترجیح
 شبِ معراج قدم ان کے فلک پر پہنچے
 پا گیا آج کے دن مہکدے بے در ترجیح
 صائم الدہر بھی ہوں قائم اسیل بھی ہوں
 پا نہیں سکتے غلامان نبی ﷺ پر ترجیح
 جو تیرے دل سے نظر آتا ہے مخلص دیں سے
 دیتے ہیں سب پہ نبی ﷺ اس کو برابر ترجیح
 ہو گی اعمال کی پُرسش بھی بہرِ نوع مگر
 پائے گی الفتِ سرور ﷺ سرِ محشر ترجیح

۱۵ بے بھر لوگوں میں پا جائیں تو پائیں بے شک
 ذرّہ خاکِ مدینہ پہ جواہرِ ترجیح
 قلب و جاں اور قلم اور زباں کے باعث
 پائی زُہاد پہ میں نے سرِ کوثرِ ترجیح
 بیٹھ کر منبرِ سرور ﷺ پہ کہی نعتِ نبی ﷺ
 ایسے حسان نے پائی سرِ منظرِ ترجیح
 کج نگاہان جہاں پر یہ ہوا ہے واضح
 ان ﷺ کے دربار میں پاتا ہے جھکا سرِ ترجیح
 سربراہانِ ممالک کے مقابلِ قدسی
 دیں گے درِ یوزہ مگر شاہِ ﷺ کو یکسرِ ترجیح
 سرِ محمود درِ پاکِ نبی ﷺ پر ہو گا
 حالِ دل پائے گا لیکن پسِ منظرِ ترجیح

خاک طیبہ سے درختاں ہوئے ماہ و خورشید
روشن اس طرح سے یکساں ہوئے ماہ و خورشید
انگی ان دونوں کی جانب جو اُٹھی سرور ﷺ کی
یوں زمانے میں نمایاں ہوئے ماہ و خورشید
سیر میں صاحب معراج جو مصروف ہوئے
ان کے قدموں سے فروزاں ہوئے ماہ و خورشید
ظرف میں روشنی پائی ہے نبی ﷺ کے در سے
اس طرح نور کی پہچاں ہوئے ماہ و خورشید
نقش پا آقا و موصی کا انھیں ہے مطوب
اس تک و دو ہی میں ہلکاں ہوئے ماہ و خورشید
مطلع اس کو یہ محمود کے وجوداں نے رکھا
طوف طیبہ ہی کو گرداں ہوئے ماہ و خورشید

ذکر سرکار ﷺ کا بلواتے ہیں سون آنسو
جب بہاتے ہیں عنادل سر گلشن آنسو
دل کی دنیا میں آجالے کا سبب بنتے ہیں
یاد آقا ﷺ میں جو پلکوں پہ ہیں روشن آنسو
شکر صد شکر کہ سرکار ﷺ کی باتیں سن کر
افق چشم سے اترے سر دامن آنسو
میرے خالق کو وہ ہر بار پسند آئے ہیں
یاد طیبہ میں جو نکلے ہیں اصولا آنسو
اس میں آتا ہے نظر گنبد اخضر مجھ کو
اتنا شفاف ہے گویا کہ ہے درپن آنسو
مجھ کو ہر سال مدینے میں تو پہنچتے ہیں
کاش دلوائیں اسی شہر میں مدفن آنسو

ملانک ان کا رہیں گے نہ محشر میں بھرم کیسے
 نہ ہو گا منتظر خدامِ سرور ﷺ کا ہارم کیسے
 لعنہ کٹ کرے اور سوگند اُن کے شہر کی کھا کر
 ہمیں تعلیم دی رب نے کہ کھائیں ہم قسم کیسے
 نبی ﷺ کا ذکر کم کرنا محبت ان سے کم رکھنا
 جو ایسے ہوں وہ میرے واسطے ہوں محترم کیسے
 خدا کے آخری پیغمبر جب میرے آقا ﷺ ہیں
 قوانینِ یمینِ ﷺ حشر تک ہوں کالعدم کیسے
 میں تیرہ مرتبہ تیرہ برس میں جا چکا طیبہ
 کوئی پوچھے تو پوچھے مجھ سے ہوتا ہے کرم کیسے
 قسم کھا کر قلم کی رب نے مدحِ مصطفیٰ ﷺ کی ہے
 رہیں بے گانہ نعتِ نبی ﷺ اہل قلم کیسے

وہ ہیں محبوب رب رحمت ہوئے ہیں کائناتوں کے
 نہ ہوں زیرِ نگیں ان کے عرب کیسے عجم کیسے
 دمِ آخر نہ جب تک دیدِ سرور ﷺ ہو چکی ہوگی
 سمجھ میں آ نہیں سکتا مرا لکے گا دم کیسے
 نہیں مخفی حقیقتِ معصیت اوقات جب اپنی
 نہ جانے جا پہنچتے ہیں مدینے میں تو ہم کیسے
 قیامِ حبیبِ اقدس کے لمحاتِ مقدس میں
 پتا چلتا نہیں رہتی ہے میری چشمِ غم کیسے
 غم و اندوہ و رنج و حزن کا درماں جو آقا ﷺ ہیں
 مرے نزدیک آ سکتا ہے یارو کوئی غم کیسے
 حصارِ رحمتِ آقا ﷺ میں جب محمود رہتے ہیں
 پیارے ہم نہ کرتے جائیں گے نعتیں رقم کیسے

زائرِ روضہ کو دیکھ تو مدح نے کہا
 زندہ انسان کبھی تصویر بھی ہو سکتا ہے
 کر گیا ایک اشارہ یہ نبی ﷺ کا بچپن
 چاندِ اندک پہ تنخیر بھی ہو سکتا ہے
 طیبہ پہنچے تو یہ اسس ہوا ہے ہم کو
 خوابِ شرمندہ تعبیر بھی ہو سکتا ہے
 ڈھونڈتا پھرتا ہے بضوالت جسے جنت کے لیے
 راہِ طیبہ کا وہ رد گیر بھی ہو سکتا ہے
 قبیحِ سرورِ عالم ﷺ کا کوئی ہو تو سہی
 بندہ خود کاتبِ تقدیر بھی ہو سکتا ہے
 مدحیتِ سرورِ عالم ﷺ نے یہ عرفان بخش
 شعرِ جذبات کی تصویر بھی ہو سکتا ہے

سنگاری تو کبھی الفتِ سرور ﷺ کا مثل
 شر میں باعثِ توقیر بھی ہو سکتا ہے
 مقصدِ نعت جو خوشنودی سرکار ﷺ نہ ہو
 یہ ترا چڈیہ تشہیر بھی ہو سکتا ہے
 کم ہو سرکار ﷺ کی الفت جو کسی کے دل میں
 بندہ آمادہٴ تقصیر بھی ہو سکتا ہے
 عمرو بن عاصؓ یہ کہتے ہیں نبی ﷺ کا حلیہ
 کون کہتا ہے کہ تحریر بھی ہو سکتا ہے
 نسخہ "صَلِّ عَلَى سَيِّدِي" مستعمل ہو
 اور نسخہ کوئی ایسا ہے جو اکسیر بھی ہو سکتا ہے
 دلِ محمود کہاں حزنِ شناسا ہو گا
 نعت کہہ کر کوئی دلگیر بھی ہو سکتا ہے؟

۱ رخصتِ تحفیل مدینے کو چلا ہے جب بھی
نعت کہتے ہیں وہ گھوٹے سے بندھا ہے جب بھی
نصرت آقا ﷺ کی مرے سر پہ ہے سایہ اقلن
میرے ہونٹوں پہ "اعشقی" کی صدا ہے جب بھی
۲ اپنے آپے میں نہ رہنے کی ہوئی ہے صورت
نعت میں مجھ سے کوئی شعر ہوا ہے جب بھی
ہر گنہگار کے شرف ہیں رسول اکرم ﷺ
اپنے کردار میں سب سے وہ بُرا ہے جب بھی
پوچتا یوں ہوں کہ سرکار ﷺ نے پوچھا ہے اُسے
میرا معبود ہے "خالق ہے" خدا ہے جب بھی
مُرتکاری تو بُہر طور نبی ﷺ بخشیں گے
لوحِ تقدیر پہ تحریر سزا ہے جب بھی

سر کا ممکن ہی نہیں اور کہیں پر بھٹن
ذکرِ آقا ﷺ میں جھکا ہے یہ جھکا ہے جب بھی
شیرِ آقا ﷺ سے اُٹھ آیا صاحبِ رحمت
اشکِ مجھوڑی طیبہ میں بہا ہے جب بھی
پیش کی زخمی طائفہ کو سلامی میں نے
جادو دیر میں کوئی ظلم سہا ہے جب بھی
۱ ل گئی دل کو سلیمت بھی صمیمیت بھی
حرفِ مداحی سرکار ﷺ کہا ہے جب بھی
یوں لگا قدسیوں نے لی ہیں بلائیں اس کی
گردِ طیبہ سے کوئی چہرہ اُٹا ہے جب بھی
دورِ حبیہ سے جو ہے پھر بھی یہ پڑھتا ہے درود
اور دربار میں محمود رسا ہے جب بھی

۱۔ ز راہ لطف شہِ متشتم ﷺ نے دیکھا ہے
 تو مجھ کو خلیہ بریں کی نعم نے دیکھا ہے
 اُسے کیا مہرِ قیامت کی گرم خوئی سے
 جسے حضور ﷺ کی چشمِ کرم نے دیکھا ہے
 در آئے دل میں منظرِ ریاضِ بندہ
 مواجہہ کو مری چشمِ نم نے دیکھا ہے
 ہم ایسے غرقِ گنہ آدمی گئے طیبہ
 نبی ﷺ کا معجزہ یہ ایک ہم نے دیکھا ہے
 تھی آنکھ نم تو بندھے ہاتھ تھے جھکا سر تھا
 سرِ حرم مجھے اہلِ حرم نے دیکھا ہے
 صبرِ خامہ میں ہر وقت لے ہے نعتوں کی
 کوئی نظارہ تو میرے قلم نے دیکھا ہے

کوئی حضور ﷺ کے پاؤں کی دھوں جیسے ہو
 چہار سمتِ عرب تے نعم نے دیکھا ہے
 شفیق نظروں سے مجھ ایسے خاکساروں کو
 فرازِ عرش سے شاہِ اُمم ﷺ نے دیکھا ہے
 اُسے حصارِ درودِ رسول ﷺ میں پایہ
 برے وجود کو جب بھی عدم نے دیکھا ہے
 ریاضِ جنتِ سرکار ﷺ میں مرا جانا
 ہزار مرتبہ بارغِ ارام نے دیکھا ہے
 چہرِ سمت سے ہوں روشنی کے گھیرے میں
 مری طرف جو اُس نورِ بقم ﷺ نے دیکھا ہے
 زمیں پہ پاؤں جو محمود کے نہیں پہنچتے
 اسے حضور ﷺ کے فیضِ ائم نے دیکھا ہے

مُنفرد ہے میرے نبی ﷺ کی صفت
 یہ صفت ہے خدا کی صفت
 آگنی دید روضہ کے باعث
 گوشہ چشم میں فی کی صفت
 لب پہ میرے بھی ہے خدا کے بھی
 سرور کائنات ﷺ ہی کی صفت
 مجھ پہ چشمِ کرم نبی ﷺ کی ہوئی
 کام آئی ہے عاجزی کی صفت
 شغلِ طوفِ مدینہ طیب!
 ہے یہی چرخِ چنبری کی صفت
 پایا جاہ و جلال کعبہ میں
 دیکھی طیبہ میں دلکشی کی صفت

ماسوائے رسول حق ﷺ کب ہے
 رحمتِ عالمیں کسی کی صفت
 ذرہ خاکِ شہرِ سرور ﷺ میں
 بالخصوص آئی روشنی کی صفت
 نام لیوا جو اُن کا ہے اس کو
 ہے ضرور امن و آشتی کی صفت
 جدہٴ شکر کر کے صفت پر
 پا گئے ہم بھی آگہی کی صفت
 اپنے آقا ﷺ سے کیجئے الفت
 پائیے نعتِ گسری کی صفت
 خادِمِ نعتِ ہو گئے محمود
 یہ صفت ہے کسی کسی کی صفت

جو تھا شہر نبی ﷺ کے کاخ و خُو میں
وہی حسن آیا میری گفتگو میں
جو سوچو تو پیہر ﷺ کی رسالت
ہے مضر معنی اللہ ہو میں
نبی پاک ﷺ کی سب نسبتوں سے
ہے الفت جاگزیں میرے لہو میں
ملا عادات پیغمبر ﷺ کا پرتو
جو اہل بیت تھے ان سب کی خُو میں
میں مست و بے خود یاد نبی ﷺ ہوں
شراب عشق و الفت ہے سب میں
نبی ﷺ کے شہر میں محمود پہنچا
جو نکلا کبریا کی جہتوں میں

خیال و فکر کی پاکیزگی ہے مدحت سرور ﷺ
جو سوچو تو خدا کی پیروی ہے مدحت سرور ﷺ
جسے میں شعر کہتا ہوں جسے میں فن سمجھتا ہوں
کبھی حمد خدا ہے اور کبھی ہے مدحت سرور ﷺ
نشاط و انبساط و تحریر کی یہ پیامی ہے
ہر اک رنج و الم سے مخلصی ہے مدحت سرور ﷺ
نظر آتی ہے تا خالد بریں ہر راہ تابندہ
کچھ ایسی روشنی سی روشنی ہے مدحت سرور ﷺ
جو ہے ناگفتنی تو وہ ہے میری معصیت زدگی
اگر ہے گفتنی تو گفتنی ہے مدحت سرور ﷺ
مکمل عمل اس کا جب سے ہو گیا ہے زندگانی میں
ہوا واضح کہ حسن زندگی ہے مدحت سرور ﷺ

یقیناً اُس کو آقا ﷺ نے پذیرائی عطا کی ہے

نگاہوں میں ہری جو اُن کہی ہے مدحت سرور ﷺ

تقارُّر یا تعلی کا نہیں مضمون نعتوں میں

مرے لب پر ز رُوئے عاجزی ہے مدحت سرور ﷺ

اثر طُرفہ نظر آیا ہے میری ایکوٹی کا

خدا کو خوش کیا ہے جب بھی کی ہے مدحت سرور ﷺ

انوکھا تجربہ فکرِ کُحُن میں ہو گیا مجھ کو

کہ حمد حق تعالیٰ بھی بنی ہے مدحت سرور ﷺ

مضامین اور بھی ہیں بیسیوں پر مجھ سے کیا مطلب

مرے نزدیک تو بس شاعری ہے مدحت سرور ﷺ

مرے احباب واقف ہیں ہری کیفیتِ دل سے

کہ میرے واسطے وجہ خوش ہے مدحت سرور ﷺ

Activity-سرگرمی

راجا رشید محمود کے مجموعہ ہائے نعت

(اردو)

1- **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ** شاعر کا پہلا اردو مجموعہ نعت جس میں ۲۴ حصے ہیں۔ ۳۰ نعتیں اور

۱۴ اصناف ہیں۔ ۱۹۷۷ء/۱۹۸۱ء (۱۹۹۳ء/۱۳۹۶ھ نعتیات)

2- **حدیث شوق** ۸۷ نعتیں ہیں۔ ۲۳ اصناف علم و دانش کی آرا بھی شامل ہیں۔ ۱۹۸۲ء/۱۹۸۴ء (۱۹۸۶ء نعتیات)

3- **منشور نعت** پانچ سو اردو اور ۱۶۰ پنجابی فرویات۔ اردو اور پنجابی میں نعتیہ فرویات کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ء (۱۹۹۲ء نعتیات)

4- **سیرت منظوم** نعت کی دنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۰۱ قطعات۔ (خطا: محمد یوسف نجید) ۱۹۹۲ء (۱۳۸۸ھ نعتیات)

5- **۹۲ نعتیہ قطعات** حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی "محمد" (ﷺ) کے مدنی نسبت سے دیباچہ بعنوان "کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر" (خطا: جمیل احمد قریشی نویسنہ رقم

مرجوم) ۱۹۹۳ء (۱۱۲ نعتیات)

6- **شہرِ کرم** ۹۲ نعتیں ۱۳۳ فرویات ۷۸ اشعار اور ۹۷ قطعات۔ دنیا کے شہر میں اپنے موضوع پر پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں مدینہ طیبہ کا ذکر ہے۔ ۱۴۲۰ء تصاویر۔

۱۹۹۶ء (۱۹۲ نعتیات)

7- **مدحِ سرکارِ سیدنا** حضور ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کے ۱۶۷ حصے ۶۳ نعتیں اور ۶۳ فرویات۔ ۱۹۹۷ء (۱۳۳ نعتیات)

8- **قطعاتِ نعت** ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔ ۱۹۹۸ء (۱۱۰ نعتیات)

9- **حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ** ایک حصہ ۶۳ نعتیں ۶۳ فرویات۔ دنیا کا پہلا اردو نعت جس کے ہر شعر میں اردو پاک کا ذکر ہے۔ ۱۹۹۸ء (۱۵۳ نعتیات)

10- **مختصاتِ نعت** دنیا کے نعت میں مختصات کی نعت میں پہلا مجموعہ نعت۔ ۵۰ حصے۔ جنس میں نئے تجربے بھی کیے گئے ہیں۔ ۱۹۹۹ء (۱۱۲ نعتیات)

11- **تضامینِ نعت** حکیم الامت علامہ محمد اقبال کے ۵۳ اشعار نعت پر تفسیریں۔ اس

- ۱۶ لے لے اویٹ کا حامل مجموعہ۔ ۲۰۰۰ (۳۳ صفحات)
- 12- **فردیات نعت** ۵۸۰ فردیات۔ اردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں ”مہم نعت“ والے اشعار شامل نہیں۔ ۲۰۰۰ (۱۰۸ صفحات)
- 13- **کتاب نعت** ۲۰۰۰ (۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات
- 14- **حرف نعت** ۵۳ نعتیں (حضور اکرم ﷺ کے ہم گرامی ”احمد“ (رحمۃ اللہ علیہ) کے بعد کی مناسبت سے۔ ۲۰۰۰ (۱۱۳ صفحات)
- 15- **نعت** ۵۳ نعتیں۔ ہر شعر میں ”نعت“ کا ذکر راقی نویت کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۱ (۱۱۲ صفحات)
- 16- **سلام ارادت** اس سے پہلے کسی شاعر کا غزل کی حیثیت میں نعتیہ سلاموں کا مجموعہ نہیں آیا۔ اویٹ کے پرچم کے ساتھ۔ ۲۰۰۱ (۱۰۳ صفحات)
- 17- **اشعار نعت** شاعر کا دوسرا اردو مجموعہ فردیات (۹۶ صفحات)
- 18- **اوراق نعت** ۵۳ نعتوں کا ایک اور مجموعہ جس کی پانچ نعتیں مدنیہ طبع میں بھی گئیں۔ ۲۰۰۲ (۹۶ صفحات)
- 19- **مدحہ سرور** صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۳۰ نعتوں کا مجموعہ۔ ۲۰۰۲۔ ۹۶ صفحات

پنجابی

- 1- **نعتان دی آئی** پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس میں حضور ﷺ کے لیے ”تم یا اس کا صبر استعمال نہیں کیا گیا۔“ پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس پر (۱۹۸۸ میں) صدارتی ایوارڈ ملا۔ ۶۳ نعتیں۔ ۱۹۸۷ (۶۳ صفحات)
- 2- **حق دی تانید** نعت و منفعت۔ ۱۹۵۶ (۸ صفحات)
- 3- **ساڈے آقا سائیں علیہ السلام** ۳۶۸ نعتیہ فردیات۔ پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں ”مشہور نعت“ کا کوئی شعر شامل نہیں ہے۔ ۲۰۰۱ (۹۶ صفحات)

مزید

مجموعہ کلام ”منظومات“ (مطبوعہ ۱۹۹۵) میں ۱۹ نعتیں اور بچوں کے لیے نظموں کے مجموعے ”راج دلا رے“ (مطبوعہ ۱۹۸۵/۱۹۸۷) میں ایک حمد اور تین نعتیں ہیں۔

☆☆☆☆☆